

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی
رکن القاسم اکیڈمی

فضلائے حقانیہ کی تالیفی، تصنیفی اور اشاعتی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی 'فضلائے حقانیہ' کے علمی ادبی تحریری، تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔ علم و ادب، تحریر اور تصنیف و تالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلائے حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف خدمات اور تصنیفات و تالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔
رابطہ ایڈریس: مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی 'رکن القاسم اکیڈمی' جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد نوشہرہ ----- (ادارہ)

مولانا عبدالباقی حقانی

آپ افغانستان کے صوبہ ننگر ہار ضلع غنی خیل ایجن میں مولانا ذیل شاہ مدظلہ کے ہاں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم و تربیت: ابتدائی دینی تعلیم، ناظرۂ قرآن وغیرہ اپنے والد محترم سے پڑھا۔ اس کے بعد مولانا علم الدین سے مختلف علوم و فنون میں کسب فیض کیا۔ تکمیل کے لئے پاکستان میں صوبہ سرحد کے مشہور و معروف دینی مدارس میں استفادہ کرتے رہے۔ آخر ۱۳۹ھ میں اُم المدارس جامعہ دارالعلوم حقانیہ کوڑہ خٹک میں دورۂ حدیث پڑھا اور اسی سال وفاق المدارس کے امتحانات میں بھی شریک ہوئے اور سید فراغت حاصل کی۔

درس و تدریس: فراغت کے بعد مولانا موصوف سرحد کے قدیم دینی درسگاہ جامعہ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ میں پانچ سال تک درس و تدریس کے شعبہ سے وابستہ رہے اور تکمیل تک کتابیں پڑھائیں۔

تصنیفات و تالیفات: مولانا موصوف اعلیٰ علمی ذوق کے مالک ہیں۔ اس وجہ سے آپ کے مصنفات و

مولفات بھی تحقیقی ہیں۔ آپ کے خیال قلم سے اب تک دس (۱۰) سے زائد کتابیں نکلی ہیں۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے

(۱) حفظ الأسرار بتعلیم سید الأبرار: اسرار اور راز کی حفاظت اور اسکے کتمان کے متعلق مولانا موصوف نے قرآن و حدیث، علماء، فضلاء، ادباء، شعراء اور حکماء کے اقوال جمع کئے ہیں۔ راز کی حفاظت بہت ہی مشکل ہے اور از حد سخت کام ہے۔ عاقل اور دانائے شخص کسی کو راز افشا نہیں کرتا۔ حکماء کا قول ہے: "صدور الاحرار قبور الأسرار"۔

حق و باطل کی نظریاتی اور عملی جنگ قیامت تک جاری رہے گی۔ مجاہدین حق کی خاطر ہر نظریاتی و عملی میدان میں باطل کا مقابلہ کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اہل حق کا باطل کے مقابلے میں راز کا تحفظ بہت اہم اور مؤثر

جہاں بھی اہل حق کو عارضی شکست، ناکامی اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ہے تو تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا بڑا سبب راز افشانی ہے۔

بہر حال ! مولانا موصوف نے ہزار ہا صفحات کا مغز اور نچوڑ اس کتاب میں پیش کیا ہے اور انتہائی عرق ریزی اور جانفشانی سے موضوع کے متعلق مواد فراہم کیا ہے۔ اصل کتاب پشتو میں تھی، اردو کا لبادہ مولانا مفتی شاہ اور نگزب حقانی (مفتی و مدرس جامعہ ابو ہریرہ) نے پہنایا ہے۔ فارسی ترجمہ مولانا عزیز الرحمن عزیز نے کیا ہے، جبکہ عربی ترجمہ بھی شائع ہوا ہے، اور انگلش میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے، جو ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔

کتاب پر دارالعلوم حقانیہ کے مشائخ کے تمکرات و تاثرات اور آراء و تقاریر نظر بھی ہیں۔ مولانا عبد القیوم حقانی اپنے تبصرے میں رقمطراز ہیں : ”اس کتاب میں اسرار اور رازوں کی حفاظت اور ان کے کتمان کے متعلق قرآن و سنت کی تعلیمات کو یکجا مدون کر دیا گیا ہے۔ عام حالات سے لے کر اجتماعی معاملات تک سب کچھ واضح کر کے بیان کر دیا گیا ہے۔“ (حقانی تبصرے ص: ۶۰)

اہل علم، طلباء، مجاہدین اور عوام الناس کے ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

۲۔ اسلام کا نظام سیاست و حکومت: السیاسة والإدارة الشرعية فی ضوء ارشادات خیر البریۃ علیہ السلام
شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم کتاب کے پیش لفظ میں تحریر فرماتے ہیں :

”اسلام ایک مکمل اور کامل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں دنیا اور آخرت کی نجات اور فلاح موجود ہے۔ اسلام دنیا و آخرت کے معاملات کے ہر پہلو پر رہنمائی کرتا ہے اور زندگی کے کسی بھی زاویہ کو تشنہ نہیں چھوڑا جس میں اسلام کا کوئی ضابطہ یا اصول نہ ہو الفرض زندگی کے ہر میدان میں اسلام ہمیں اصول فراہم کرتا ہے، جس کی روشنی میں ہم اپنی زندگی بہترین انداز میں گزار سکتے ہیں اور اسلام کی موجودگی میں دوسرے کسی نظام یا ازم کی ضرورت نہیں۔ اسلام کا دامن بہت وسیع اور کشادہ ہے، کسی حکومت یا ریاست کے لئے جو اہم شعبہ درکار ہے اور اس کے لئے جس طریق کار کی ضرورت ہے اسلام کے دائرہ کے اندر اس کے لئے اصول و ضوابط موجود ہیں، کسی ملک کا دفاعی نظام، عدالتی نظام، اقتصادی نظام، دیگر انتظامی امور یا دفتری معاملات اور اس طرح ریاست کے دوسرے امور اسلام کی روشنی میں ان کا جو تصور موجود ہے وہ دوسرے نظاموں میں موجود نہیں۔

زیر نظر کتاب ہمارے فاضل محترم حضرت مولانا عبد الباقی حقانی زید مجدہ نے ہزار ہا صفحات اور سینکڑوں کتابوں کا نچوڑ اور عصر پیش کیا ہے اور میرے خیال میں اس موضوع پر اتنا جامع کام نہیں کیا گیا۔ میرے دل میں مدتوں سے یہ آرزو اور یہ تمنا انگڑائی لیتی رہی کہ اس موضوع پر ٹھوس جامع اور مضبوط کام ہونا چاہئے اور ایسا تحقیقی مواد جمع ہونا چاہئے جس سے مخالفین اور متضامین کے ہر اعتراض کا جواب ہو سکے کیونکہ وہ لوگ پروپیگنڈہ

کرتے ہیں کہ اسلام میں مسائل کا حل نہیں اور اسلام ریاست کا کام نہیں چلا سکتا۔ ان کے نزدیک اسلام صرف چند عبادات کے مجموعے کا نام ہے اور ذات کی اخلاقی اصلاح و تربیت کر سکتا ہے۔ باقی ریاست اور سیاست سے اس کا کوئی تعلق اور رشتہ نہیں۔

الحمد للہ آج میری آرزو اور میری تمنا جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل اور قابل فخر فرزند مولانا عبدالباقی حقانی نے پوری کر دی۔“

ماہنامہ الحق کے مدیر شہید مولانا راشد الحق حقانی اگست ۲۰۰۸ء کے شمارہ کے ادارہ ”فاضل دارالعلوم حقانیہ کا ایک قابل فخر علمی و تحقیقی کارنامہ“ میں تحریر فرماتے ہیں :

”میدان سیاست جو نظام اسلام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور پھر خود حضور اقدس ﷺ کی حکمت و تدبیر اور انقلابی فلسفہ سے بھرپور زندگی بھی اس کی ایک اعلیٰ مثال ہے کہ کس طرح آپ ﷺ نے ایک کامیاب جدوجہد کو منزل مراد سے ہمکنار کیا، پھر اس کے بعد حضرات خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حکومت اور انداز سیاست نے دنیا بھر کا نقشہ ہی بدل ڈالا۔ پھر بعد میں مسلمانوں کے علمی انحطاط اور باہمی اختلاف کی وجہ سے وہ عالمی سیاست کے میدان سے اوجھل ہو گئے اور اب تک عالم اسلام کی موجودہ قیادت ناکامیوں اور نامراد یوں کی دلدل میں پھنسی چلی جا رہی ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں جناب مولانا عبدالباقی حقانی کی موجودہ کتاب زعمائے امت کے لئے رہنما اصول کی حیثیت رکھتی ہے کہ مسلمانوں کا ماضی کس قدر شامدار تھا اور کن ناموافق حالات مختلف ادوار اور زمانوں میں مسلمانوں کے رہنماؤں اور ان کے زعماء نے ملک و ملت کی ناک و کوسا حل مقصود تک پہنچایا۔“

مولانا عبد القیوم حقانی نے القاسم اکیڈمی کی عظیم تاریخی اشاعت قرار دیتے ہوئے تعارفی تحریر میں رقمطراز ہیں:

”آج ہم امت کے حضور حضرت مولانا عبدالباقی مدظلہم کی عظیم و وقیع علمی اور تحقیقی کاوش ”اسلام کا نظام سیاست و حکومت“ پیش کر رہے ہیں، جس کا مقدمہ استاذی و استاذ العلماء جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے پرنسپل حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم نے تحریر فرمایا ہے۔ جلد اول میں اسلامی سیاست کے ہمہ جہتی پہلو کی تفصیل و احکام اور جلد دوم میں اسلامی حکومت کے تمام تر خدو خال کا کوئی پہلو تشہ نہیں چھوڑا گیا۔“

اسلامی سیاست اور اسلامی نظام کیا ہے؟ یہ کتاب اس موضوع پر اولین جامع انسائیکلو پیڈیا ہے۔ ان حضرات کے علاوہ کتاب میں دسیوں اکابر و مشائخ کے قاریطہ و آراء موجود ہیں۔ کتاب پر ملک کے معروف رسائل و جرائد نے تبصرہ بھی کیا۔ چند ایک کے اقتباسات درج ذیل ہیں :

(۱) اسلامی سیاست و حکومت سے متعلق یہ کتاب بلاشبہ ایک انسائیکلو پیڈیا کا درجہ رکھتی ہے۔ (ماہنامہ لمرۃ العلوم دسمبر ۲۰۰۸ء، گوجرانوالہ)

(۲) (اس کتاب) میں اساس خلافت سے آغاز کلام کرتے ہوئے ادوار خلافت اور اخلاقی خلافت کے ساتھ ساتھ تکنیکوں

گوشوں کو واضح و نمایاں کیا گیا ہے۔ (ماہنامہ الحمد و کراچی ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ)

(۳) ہمارے خیال میں اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جو اپنے موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ سیاست دان حضرات اس کتاب کو اپنے مطالعہ میں رکھیں، ان کیلئے مشعل راہ ہے۔ (نمبر ۲۰۰۸ء ماہنامہ آبِ حیات لاہور)

(۴) نظامِ سیاست و حکومت سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے بلاشبہ یہ کتاب گراں قدر تحفہ ہے۔ القاسم اکیڈمی کے مہتمم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی (جو خود بھی سو سے زائد کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں) اس کتاب کی اشاعت پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ مؤلف و ناشر دونوں نے وقت کی ایک انتہائی اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارا حکمران طبقہ بالخصوص دینی و سیاسی جماعتوں کے سربراہان اس کتاب کا مطالعہ کر کے اپنی سیاسی سوچ کی اصلاح کریں۔ (اکتوبر ۲۰۰۸ء ماہنامہ چشم بیدار لاہور)

(۵) ماہرینِ قانون اور ایک کامیاب اسلامی حکومت بنانے اور چلانے والوں کے لئے بہترین اور بے مثال تحفہ۔ (اکتوبر ۲۰۰۸ء ماہنامہ السعد نامہ)

(۶) اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر ضروری ہے کہ اسکو مدارس میں سہولاً پڑھایا جائے (ستمبر ۲۰۰۸ء، جلیات حبیب پکوال)

واقعی یہ کتاب مولانا عبدالباقی حقانی کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جنہوں نے تین تہادہ کام سرانجام دیا جو اکیڈمیوں سے نہ ہو سکا۔ بجا طور مولانا موصوف اس پر مبارکباد کے مستحق ہیں اور حقانی برادری کیلئے بھی قابلِ فخر و ناز ہے

(۳) اسلام کا سیاسی نظام : مولانا عبدالباقی حقانی کا بل یونیورسٹی اور کامل طبی کالج میں اسلامی ثقافت و تہذیب اور اسلامی سیاست کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔ لیکچر کے دوران اکثر نئے سیاسی مسائل سامنے آتے جس کا بیان کرنا ناگزیر تھا۔ تو اسی ضرورت کے پیش نظر آپ نے اس موضوع پر مواد اکٹھا کرنا شروع کیا اور قلیل عرصہ میں سینکڑوں صفحہ بیاہ کئے۔ کالج و یونیورسٹی کے طلباء کیلئے یہ کتاب اصولِ سیاست میں مدد اور معاون ہے۔

(۴) اللؤلؤ والمرجان فی أسرار اوقات عبادۃ الرحمن : وقت کی اہمیت کسی دانا پر غفل نہیں۔ ضیاعِ وقت بذاتِ خود ایک بہت بڑا جرم ہے جس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ لہذا فرصت کے اوقات کو غنیمت جانا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و عبادت کے ذریعے حاصل کرنی چاہئے۔ رسالہ مذکورہ میں مولانا موصوف نے اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ مولانا موصوف نے یہ رسالہ کامل یونیورسٹی کے لئے لکھا تھا، مگر موضوع کے لحاظ سے اس سے علماء، طلباء، عصری تعلیم یافتہ اور طلباء کے علاوہ عوام الناس کیلئے بھی اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

(۵) انوار اللطیف بأصول البحث و التألیف : تصنیف و تالیف، مقالہ نگاری و مضمون نگاری اور بحث و تحقیق کے موضوع پر آج تک بہت ساری کتابیں لکھی گئی ہیں۔ خود ہمارے اکابر میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے ”ادبِ تقریر و تصنیف“ لکھ کر اس موضوع کو تین چار صدیوں پہلے ہی حل کر دیا تھا۔ مولانا حقانی نے بھی ایک رسالہ اسی موضوع پر

مرتب کیا اور بیسیوں کتابوں سے استفادہ کر کے دریا کو کوزے میں بند کر دیا۔ اصولی تحقیق اور تالیف پر جامع کتاب ہے، کالج اور یونیورسٹی کے مقالہ نگاروں کے علاوہ دینی مدارس کے متخصیصین فی الفقہ والحدیث کیلئے بیش بہا خزانہ ہے۔

(۶) نصر الوہاب بأصول الدرس والخطاب : جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ مولانا موصوف ایک تجربہ کار، کامیاب مدرس اور استاد ہیں۔ اُلجھے ہوئے گتھیوں کو سلجھانے کا پُر طولی رکھتے ہیں۔ اسی طرح طلباء اور عوام الناس کے نفسیات کو بھی جانتے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں مولانا موصوف نے تعلیم و تعلم، درس و تدریس، پڑھنے پڑھانے اور فنِ خطابت کے اصول ذکر کئے ہیں۔ جن کو مد نظر رکھ کر ایک عالم دین کامیاب مدرس اور کامیاب خطیب و مقرر بن سکتا ہے اور اپنی بات کو سامعین کے دلوں میں اتار سکتا ہے۔ ہر استاد اور خطیب و مقرر کے ساتھ اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

(۷) رفع المصیبتین بتعلیمات سید الکونین علیہ السلام : ہر مصیبت آدمی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے احقان، رفع درجات یا گناہوں کے محو کرنے کے لئے آتا ہے، مگر مصیبت سے نجات کے قرآنی تعلیمات اور بغیرِ فرمودات میں سسٹم بھی ذکر ہیں، بس اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہئے مگر مانگنا بھی اسی طرح جس طرح مانگنے کا طریقہ ہے اور نہ ناکامی کا اندیشہ ہے..... جو مانگنے کا طریقہ ہے اُس طرح مانگو دو کریم سے بندے کو کیا نہیں ملے مولانا موصوف نے اس کتاب میں تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں اشرار اور دشمنی کے شر و فساد سے حفاظت، اور فقر و مسکنت دور کرنے کے لئے بہترین نسخے ذکر کئے ہیں۔ محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے مجالس (صحیحہ بالحق مرتبہ مولانا عبد القیوم حقانی) میں بھی اسی طرح کے بہت سارے دُعاؤں اور وظیفوں کا ذکر ہے جو آپ مجاہدین اور ان کے کمانڈروں کو دیا کرتے تھے۔

(۸) نصرة المجاہدین بأسوة سید المرسلین : اس رسالہ میں مولانا نے جہاد کے فضائل مسائل، برکات اور جہاد کے ادب ذکر کر کے جہاد کے طریقے اور اقسام بیان کی ہیں۔ عوام و خواص کیلئے یکساں مفید ہے۔

(۹) تنبیہ الحکام بمراتب احکام الاسلام لإصلاح الرعايا والعوام : اس کتاب میں مولانا مدظلہ نے اسلام کے احکام، فرض، واجب، سنت اور مستحب کی تعریفات، اقسام اور ہر ایک کا حکم وضاحت کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین مشاہیر علماء کے اقوال نقل کئے ہیں۔

معاشرہ میں احکام ضروریہ کی نفاذ کی اہمیت، حکام کی فرض منصبی اور معاشرہ میں افراط و تفریط والے مروجہ مسائل میں تطبیق کر کے رعایا و حکام دونوں کے لئے لائحہ عمل تیار کیا ہے۔

(۱۰) لیل السعادتین لجمع تحریرات الأستاذین : کتاب ہذا بھی فضائل جہاد و احکام جہاد پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ مولانا موصوف کے والد گرامی مولانا اؤل شاہ مدظلہ کا تحریر فرمودہ ہے اور دوسرا حصہ آپ کے استاد مولانا عالم الدین کے قلم سے لکھا گیا ہے۔ یہ دونوں رسائل مولانا موصوف کے خلاف جہاد کے دوران لکھے

تھے۔ فقہاء کرام کے اقوال، سینکڑوں فقہی جزئیات و مسائل پر مشتمل ہے۔ اس موضوع پر یہ رسائل نہایت جامع ہے۔ مولانا موصوف نے انہی رسائل کی افادیت اور ضرورت کو پیش نظر رکھ کر از سر نو ترتیب، تہذیب و تسہیل کر کے وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا۔ عامۃ المسلمین کیلئے عموماً اور طلباء، علماء اور مجاہدین لئے خصوصاً اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

(۱۱) تعطیر الخواطر بفیوضات الکابر : مولانا صاحب نسبت بزرگ بھی ہیں۔ اولیاء اللہ، مشائخ

اور اپنے اساتذہ سے برابر فیض حاصل کیا اور اب انہی نسبتوں کے امین بن کر عوام الناس کی خدمت کر رہے ہیں۔ علماء، مشائخ اور اولیاء اللہ کے فرمودہ و وظائف، معمولات اور فیوضات سے منتخب وظائف جس میں دینی و دنیوی ترقی، روحانی و جسمانی، ظاہری و باطنی امراض اور وقت و حالات سے پیدا شدہ پریشانیوں کے علاج کا مجموعہ ہے۔

مولانا موصوف کی درجن تک کی کتابیں دارالعلوم حقانیہ، اس کے بانی محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ اور اکابر اساتذہ و مشائخ کے فیوض و برکات کا ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو دین کی خدمت کی خاطر تادیر زعمہ و سلامت رکھے اور اپنے مادر علمی اور مشائخ و اساتذہ کے نام کو اسی طرح روشن کرے۔

بقیہ صفحہ نمبر ۵۲ سے (علم و ادب اور تہذیبی روایت کا ایک گہرا نایاب)

تصانیف و تراجم:

- ☆ قصیدہ بردہ شریف (پشتو مثلث ترجمہ) ۲۰۰۴، ۱۹۵۹
- ☆ اے گیسو نہ برائے جماعتِ نیم و دہم (مشرکہ سراج صاحب و میاں بشیر احمد) پشتو منظوم) ۱۹۸۵، ۱۹۵۹
- ☆ کلام غالب (منتخب غزلوں کا پشتو ترجمہ) ۱۹۶۹
- ☆ قرآنی اعداد و شمار (پشتو منظوم) ۱۹۸۷
- ☆ ضلع پشاور (پشتو نظم) ۱۹۸۸ ☆ روحانی سوغات (حضرت امام غزالی کے ایک مشہور خط ”لحم الولد“ کا ترجمہ) ۱۹۹۱
- ☆ دامام اعظم ابو حنیفہ حیرت انگیز واقعات (پشتو نثری ترجمہ) ۱۹۹۱
- ☆ دازما کلے دے (پشتو نظم متعلقہ اکوڑہ ٹنک) ۱۹۹۱
- ☆ آداب المعلمین (پشتو نثری ترجمہ) ۱۹۹۵
- ☆ تخیلاتِ جزرہ (منتخب اشعار کا اردو ترجمہ) ۱۹۹۷ ☆ اسماء الحسنیٰ (پشتو نظم) ۱۹۹۷
- ☆ چالیس احادیث (پشتو نظم) ۱۹۹۷ ☆ سراج الابلاغہ (گرامر) ۱۹۹۹
- ☆ خوشگ دینی خبری (حافظ ابن حجر عسقلانی کی مشہور کتاب ”المناہات“ کا پشتو ترجمہ) ۱۹۹۹
- ☆ آداب المعلمین (پشتو نثری ترجمہ) ۱۹۹۹